بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم منگل
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۸۵	۲۶ محرم ۱۳۸۹ھ ۱۵ شہادت ۱۳۴۸ہش ۱۵ اپریل ۱۹۶۹ء	جلد ۵۸/۲۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کے اقوال میں لا انتہا اسرار ہوتے ہیں

ان اسرار کا مشاہدہ افعال اللہ کی خوردبین سے ہوتا ہے

خواجہ صاحب نے پوچھا کہ سورۂ رحمٰن میں اعادہ کیوں ہوا ہے؟

فرمایا:۔

"اس قسم کا التزام اللہ تعالیٰ کے کلام کا ایک ممتاز نشان ہے۔ انسان کی فطرت میں یہ امر واقع ہوا ہے کہ موزون کلام اسے جلد یاد ہو جاتا ہے۔ اسی لئے فرمایا وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ یعنی بیشک ہم نے یاد کرنے کے لئے قرآن شریف کو آسان کر دیا ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی ساری چیزوں میں حسن ہے تو کیا یہ ضروری نہیں کہ اس کے کلام میں بھی حسن ہو؟ یہ اس کا ایک حسن ہے۔ اگر قرآن مجید ژولیدہ بیان ہوتا تو اس سے کیا فائدہ ہوتا۔ طبائع کو اس کی طرف توجہ ہی نہ ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں عجیب عجیب قسم کی مخلوق دیکھی جاتی ہے۔ عجائب خانہ میں جا کر بعض جانور اس قسم کے دیکھے گئے ہیں کہ گویا وہ ایک خوبصورت چھینٹ ہیں۔ ان ساری باتوں پر نظر کر کے معلوم ہوتا ہے کہ رنگینی خلق خدا تعالیٰ کی عادت ہے۔ یہاں تک بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جانور انڈے خود دیتے ہیں اور اس کے بچے اور جانور نکال لیتے ہیں۔ کوئل انڈے خود دیتی ہے اور کوے کے آشیانہ میں رکھ دیتی ہے پس جس جس قدر کوئی مخلوقات الٰہی کا اور افعال اللہ کا مشاہدہ کرے گا اسی قدر اس کا تعجب بڑھتا جائے گا۔ اسی طرح اس کے اقوال میں لا انتہاء اسرار ہوتے ہیں جن کا مشاہدہ افعال اللہ کی خوردبین سے ہوتا ہے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ بار بار توجہ دلانے کے واسطے ہے۔ اسی تکرار پر نہ جاؤ۔ قرآن شریف میں اور بھی تکرار ہے۔ میں خود بھی تکرار کو اسی وجہ سے پسند کرتا ہوں۔ میری تحریروں کو اگر کوئی دیکھتا ہے تو وہ اس تکرار کو بکثرت پائے گا۔ حقیقت سے بے خبر انسان اس کو منافی بلاغت سمجھ لے گا اور کہے گا۔ کہ یہ بھول کر لکھا ہے حالانکہ یہ بات نہیں ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید پڑھنے والا پہلے جو کچھ لکھا ہے اسے بھول گیا ہو۔ اس لئے بار بار توجہ دلاتا ہوں تاکہ کسی مقام پر تو اس کی آنکھ کھلے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

کچھ عرصہ ہوا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء تمام جماعتوں کو ڈاک کے ذریعہ بھجوا دیا گیا تھا۔ اگر کسی جماعت میں اس کی مزید ضرورت ہو تو دفتر ہذا سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔
مکرم ایس ایم سرور صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی گلبرگ لاہور نے ۵۰ روپے کی رقم بطور عطیہ برائے فضل عمر ہسپتال بذریعہ چیک بھجواتے ہوئے تحریر کیا ہے۔ کہ وہ اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سرور صاحب موصوف کو صالح اولاد سے نوازے۔ آمین۔

مساعی مجالس انصار اللہ کی ماہوار رپورٹوں کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ مجالس کا ایک حصہ قیادت ایثار ایسے اہم شعبہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دے رہا۔ بالعموم رپورٹ کے متعلقہ کالم میں کسی قسم کی مساعی کا ذکر نہیں ہوتا۔ حالانکہ موجودہ زمانہ کے لحاظ سے یہ شعبہ غیر معمولی توجہ کا مستحق ہے۔ جذبۂ ایثار سے کام لئے بغیر دوسروں کے دکھ درد بٹانے اور ان کے ساتھ ہمدردانہ تعاون کی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔ (نائب قائد ایثار)

زعماء کرام انصار اللہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی ماہوار رپورٹوں میں ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری بڑھانے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل طریق پر اپنی مساعی کا ذکر فرمایا کریں۔
۱۔ مجلس میں کل احمدی گھرانوں کی تعداد؟
۲۔ گزشتہ ماہ خریدار گھرانوں کی تعداد؟
۳۔ نئے خریدار گھرانوں کی تعداد (اسسٹنٹ مینیجر انصار اللہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ شہادت ۱۳۴۸ ہش

تبلیغ و اشاعت

(۴)

چنانچہ جماعت احمدیہ نے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کئے ہیں۔ پھر اسلام پر وسیع پیمانہ پر تقریباً دنیا کی بڑی بڑی زبانوں میں کتب اور دیگر مواد پھیلایا ہے اگرچہ یہ کام نہایت وسیع ہے اور جماعت احمدیہ ایک غریب جماعت ہے۔ تاہم اس وقت دنیا میں کوئی جماعت اس کام میں سوائے عیسائیوں کے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

عیسائی مشنوں کے پیچھے نہ صرف عیسائی دنیا کے خیر دولت مند ہیں بلکہ حکومتیں بھی ان کی مدد کرتی ہیں۔ اور جتنا روپیہ ایک عیسائی مشن خرچ کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ اتنا روپیہ تمام مشنوں پر بھی خرچ نہیں کر سکتی۔ اس کے باوجود ہر جگہ جماعت احمدیہ عیسائیت اور الحاد کا نہایت کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ زمانہ اسلام کی ذاتی خوبیوں اور اوصاف کی آزمائش کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس زمانے میں پُر امن ذرائع تبلیغ و اشاعت کرکے یہ ثابت کرنے کا اہتمام کیا ہے کہ جو لوگ اسلام پر جبر کا الزام لگاتے ہیں اس کا جواب عمل سے دیا جاوے۔

پادریوں اور ان سے پہلے آریوں وغیرہ دیگر مذاہب کے لوگوں نے اسلام پر جو الزامات کا طومار کھڑا کیا ہوا ہے۔ ان میں سے سب سے بڑا مگر بے بنیاد الزام یہی ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلایا گیا۔ اور تلوار کے سہارے ہی قائم رہ سکتا ہے۔ اس لئے ضرور تھا کہ ایسے الزامات کا عملی جواب دیا جاوے اور دنیا کو دکھایا جاوے کہ اسلام ہی حقیقی فطری دین ہے۔ اور زندگی کے حقیقی مسائل صرف اسلام ہی سے حل ہو سکتے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات انسانی عقل کو اپیل کرتی ہیں۔ اور آج کل مادہ پرستی کی وجہ سے جو برائیاں پیدا ہو گئی ہیں جنہوں نے دنیا کو تباہی کے کنارے کھڑا کر دیا ہے۔ ان برائیوں کا صحیح علاج صرف دینِ اسلام ہی پیش کر سکتا ہے۔ اسلام اللہ تعالےٰ کا ایسا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ جس کا کوئی جواب نہیں۔ وہ موجودہ ذہنیت کے مطابق جو ثبوت باری تعالےٰ کا پیش کرتا ہے۔ وہ تجربہ اور مشاہدہ میں آ سکتا ہے۔ اور کوئی دہریہ سے دہریہ بھی اس ثبوت سے انکار نہیں کر سکتا۔ ہر انسان اس ثبوت کا تجرباتی اور مشاہداتی نظارہ کر سکتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے اس زمانہ میں یہی غرض ہے کہ دنیا کے سامنے باری تعالےٰ کی ہستی کے اس ناقابلِ انکار ثبوت کو پیش کرے کیونکہ زمانہ جدید کے حالات متقاضی ہیں کہ اسلام پر سے ایسے تمام اعتراضات کا غبار ہٹایا جائے جس نے اس کے چمکتے ہوئے چہرے کو مکدر بنا دیا ہوا ہے۔

الغرض تالیف و تصانیف کے ذریعہ اسلام کی ذاتی قوتوں کا ثبوت بہم پہنچانا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ مشن ہے جو خود اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ اسلام کے چمکتے ہوئے چہرے سے تمام گرد و غبار کو دھو دے۔ اور اسلامی تعلیمات کی روشنی ہر گھر کے اندر تک پہنچائی جاوے۔ اس کا فی زمانہ سب سے کاری اور مناسب ذریعہ لٹریچر ہی ہے۔ الغرض اس زمانے میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے قلمی اور لسانی جہاد کی ضرورت ہے۔ اور ساتھ ہی وہ عمل ہے جو اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے دنیا کے سامنے نمونہ پیش کرتا ہے۔

آخر میں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ابھی تک اس زمانے کے تقاضات اور اسلام کی روح کو صحیح طور پر سمجھ نہیں سکے۔ اور ابھی تک وہ اسلام کے اس اعتراض کو تقویت پہنچانے کے درپے ہیں کہ اسلام خدانخواستہ طاقت کا محتاج ہے۔ حالانکہ یہ ایک زہر ہے جو دشمنانِ اسلام کی ایجاد ہے۔ ایسے لوگ اسلام کی فتح کو دور کر رہے ہیں۔ اور کفر و شرک کی طاقتوں کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ جبر ہر صورت میں جبر ہے خواہ وہ تلوار کے ذریعہ ہو یا قانون کے ذریعہ۔ اسلام میں ہر قسم کے جبر کی نفی ہے۔ کیونکہ یہ انسانی فطرت کی آواز ہے۔ جب تک انسانی فطرت کو آزاد نہ کیا جائے گا۔ اس وقت تک یہ آواز اپنا ظہور نہیں کر سکتی۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اخلاق حسنہ

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ (بخاری کتاب البیوع)

ترجمہ: حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ جو تیرے دل میں کھٹکے اور اضطراب پیدا کرے اس کو چھوڑ دے اور جو تجھے مضطرب نہ کرے اور اس کے بارے میں تجھے اطمینان ہو اسے اختیار کر۔

"دوستو اک نظر خدا کے لئے"

دل وہی دل کا ماجرا بھی وہی
اور وہ حسنِ دلربا بھی وہی
وہ وہی ان کے نقشِ پا بھی وہی
رہ وہی اور راہ نما بھی وہی
اپنا قرآں بھی مصطفےٰ بھی وہی
قبلہ و کعبہ و خدا بھی وہی
خاکِ یثرب مجھے بھی پیاری ہے
خاک بھی ہے وہ کیمیا بھی وہی
جس سے گونجی تھی وادیٔ بطحا
ہے مری نَے وہی نوا بھی وہی
سچ تو یہ ہے مری دعاؤں کی
ابتدا بھی وہ۔ انتہا بھی وہی
"دوستو اک نظر خدا کے لئے
سید الخلق مصطفےٰ کے لئے"

عبد المنان ناہید

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی بیسویں سالانہ کانفرنس

گورنر جنرل سیرالیون ۔ وزراء اور دیگر اہم شخصیتوں کی شرکت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور وزیر اعظم سیرالیون کے پیغامات

تیرہ افراد کا قبولِ حق

نوٹ :۔ جماعتِ ہائے احمدیہ سیرالیون کے جلسہ سالانہ کی رپورٹ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر کے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں حصہ لینے والے تمام احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کی بیسویں سالانہ کانفرنس پہلے سے زیادہ کامیابی کے ساتھ ۷۔۸ اور ۹۔ فروری ۱۹۶۹ء کو بو میں منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہی۔ پروگرام ۔ حاضری ۔ سرکاری حکام اور معززین کی شمولیت ۔ معیاری انتظام و انصرام ۔ غرض ہر پہلو اور ہر جہت سے کانفرنس بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بعض خصوصیات

۱۔ پیغامات

کانفرنس کی پہلی بڑی خصوصیت یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت احبابِ جماعت کے نام پیغام ارسال فرمایا۔ حضور پُر نور کے پیغام کے علاوہ بعض اور شخصیات جن میں وزیر اعظم سیرالیون بھی شامل ہیں کے پیغامات بھی موصول ہوئے جو کانفرنس کی مختلف نشستوں میں سنائے جاتے رہے۔

۲۔ سربراہِ مملکت کی شمولیت

اس کانفرنس کی دوسری بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اس کے افتتاحی اجلاس میں سیرالیون کے گورنر جنرل جسٹس بانجا تیجان سی نے شمولیت کی اور اپنی تقریر میں جماعتِ احمدیہ کی اسلامی اور تعلیمی خدمات کو سراہا۔ اور اس کانفرنس میں اپنی شمولیت پر فخر و انبساط کے جذبات کا اظہار کیا۔

۳۔ مسقف جلسہ گاہ

کانفرنس سالہا سال سے احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوتی چلی آتی ہے۔ پہلے کانفرنس کے احاطے پر پام کے پتوں کی چھت ڈال لی جاتی تھی۔ گزشتہ سال سکول کی زیر تعمیر مسجد کی دیواریں چھت تک مکمل ہو گئیں تو کانفرنس وہاں منعقد ہونا شروع ہو گئی۔ لیکن دھوپ سے بچنے کے لئے پام کے پتوں کی چھت کا سہارا لینا پڑا۔ اس سال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے زنک کی چادروں سے چھت مکمل ہو گئی اور کانفرنس پہلی مرتبہ اس وسیع و عریض مسقف جلسہ گاہ میں منعقد ہوئی اور سامعین کو بہت آرام اور سکون میسر آیا۔

۴۔ تزئین و آرائش

کانفرنس ہال تک کے راستے کو دور دور تک جھنڈیوں اور پرچموں سے سجایا گیا تھا۔ کانفرنس ہال کے باہر سیرالیون کا قومی پرچم اور لوائے احمدیت چاروں دن پوری شان سے لہراتا رہا۔ جلسہ گاہ کے صاف ستھرے ماحول کو زیادہ سے زیادہ جاذبِ نظر بنایا گیا۔ جلسہ گاہ کے اندر قرآنی آیات ۔ احادیث ۔ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مشتمل خوبصورت رنگین کپڑوں کے چارٹس جابجا آویزاں تھے۔ اس کے علاوہ مناسب سٹیج اور نشستوں کا عمدہ انتظام تھا۔

۵۔ تسلی بخش حاضری

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاضری بھی گزشتہ سالوں سے بڑھ کر رہی۔ اگرچہ ملک کی سیاسی اور اقتصادی حالت کی وجہ سے بجا طور پر خدشہ تھا کہ افرادِ جماعت ان نامساعد حالات کی وجہ سے بکثرت شریک نہ ہو سکیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں سے کہیں زیادہ تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ افتتاحی اجلاس میں ایک ہزار سے زائد افراد نے کارروائی سُنی۔ تلقین و تدریس کے پروگراموں کے علاوہ نمازِ تہجد اور دوسری نمازوں اور ذکرِ الٰہی کے مواقع سے خاص اہتمام کے ساتھ استفادہ کرتے رہے۔ نمازوں کے بعد بھی تلقینِ عمل اور تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔

۶۔ تفریحی پروگرام

امسال انصاراللہ کے مرکزی اجتماع کی طرز پر دلچسپ جسمانی ورزشوں اور کھیلوں کو بھی پروگرام میں جگہ دی گئی تھی۔ ہر روز تقاریر کے مسلسل پروگرام کے بعد کھیلوں کا پروگرام بھی رہا۔ جس سے تفریح کا خاطر خواہ سامان ہوتا رہا۔ والی بال ۔ فٹ بال وغیرہ کے میچ ہوئے جن میں ٹیموں نے علاقہ وار تنظیم کے تحت شمولیت کی اور بہت لطف اٹھایا اور احباب نے بڑی دلچسپی کے ساتھ اس پہلو کو بھی کامیاب بنایا۔

۷۔ مجلسِ شوریٰ

پہلے شوریٰ جلسہ سے الگ تاریخوں میں ہوتی تھی گزشتہ سال سے جلسہ کے بعد ایک دن الگ اس کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اس مرتبہ کانفرنس سے ایک دن قبل مجلس شوریٰ منعقد کی گئی جس میں جماعتوں کے نمائندوں نے گزشتہ سال کے فیصلہ جات کا جائزہ لیا اور آمد و خرچ کے میزانیہ ۔ نئی تجاویز اور اصلاحات پر غور و فکر کیا۔

۸۔ ریڈیو اور پریس میں چرچا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس مرتبہ غیر معمولی طور پر ریڈیو اور پریس میں اس کانفرنس کے انعقاد پروگرام اور کارروائی کی خبریں تفصیل کے ساتھ اشاعت پذیر ہوئیں اور خوب شہرت پائی۔ گورنر جنرل صاحب کی تشریف آوری اور شمولیت کا بھی بہت چرچا ہوا۔

کارروائی ۷ فروری ۱۹۶۹ء

مہمانِ خصوصی کا استقبال :۔

گورنر جنرل جسٹس بانجا تیجان سی اپنے چارٹرڈ طیارے میں فری ٹاؤن سے ۸½ بجے صبح بو تشریف لائے۔ ہوائی اڈہ پر امیر محترم کی معیت میں مبلغین کرام احمدیہ سکولوں کے پرنسپل صاحبان اور دیگر اراکین مجلسِ عاملہ نے موصوف کا استقبال کیا۔ پراونشل سیکرٹری اور دوسرے اعلیٰ سول حکام بھی موصوف کی پیشوائی کے لئے وہاں موجود تھے۔ گورنر جنرل کچھ دیر سرکاری قیام گاہ میں آرام کرنے کے بعد کانفرنس میں شمولیت کے لئے ٹھیک ۹½ بجے احمدیہ سکول پہنچے۔ جلسہ گاہ سے بڑی سڑک تک دو رویہ قطاروں میں احمدیہ سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کے طلباء و طالبات نے پُرجوش انداز سے

"جماعتِ احمدیہ نے اسلامی تعلیمات میں جو ہم سب کو بے حد عزیز ہیں نئی زندگی اور قوت بخش رُوح پھونک دی ہے اور اسلام کی اخلاقی قدروں کو اجاگر کیا ہے ۔۔۔ احمدیت نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ اسلام اپنے دامن میں ہر قسم کی صورتِ حال کے لئے رُوحانی اقدار کا خزانہ محفوظ رکھتا ہے۔"

گورنر جنرل سیرالیون

"السلام علیکم" اور "اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا" کہا۔ کاروں کا یہ جلوس ایک خاص شان کا حامل تھا۔ جب گورنر جنرل صاحب ہال میں پہنچے تو حاضرین نے پُرجوش نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔ گورنر جنرل صاحب کے مسندِ صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نے قرآن مجید کی بعض آیات کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ سے کچھ اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ نظم خوانی کے بعد احمدیہ پرائمری سکول کے بچوں نے گورنر جنرل صاحب کو مخاطب کر کے ایک استقبالیہ گیت گایا۔ جو انگریزی، عربی اور مقامی زبانوں کے جملوں پر مشتمل تھا۔ گیت کے بعد ایک طالبہ نے گورنر جنرل صاحب کی تشریف آوری پر اظہارِ مسرت کے طور پر ایک پیکٹ ہدیۃً پیش کیا۔ گورنر جنرل صاحب نے اس پرخلوص استقبال پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

امیر محترم کا خطبۂ استقبالیہ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے اپنے استقبالیہ خطبے میں گورنر جنرل صاحب اور دوسرے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے بعد فرمایا کہ ہماری کانفرنس کسی دنیاوی مقصد یا طمع کے لئے نہیں بلکہ صرف قال اللہ اور قال الرسولؐ اور روحانی فیوض و انوار کو جذب کرنے کے لئے ہے۔ آپ نے جماعتِ احمدیہ کے آغاز کا پس منظر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۸۸۹ء کا سال اسلام کی تاریخ میں ایک اہم موڑ ہے۔ اسی سال اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تجدید و اشاعتِ اسلام کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں کے قلوب کو انوارِ قرآنی سے منور کرنے اور حق کی متلاشی روحوں کو صداقت کی دعوت دینے کے لئے جماعتِ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ اب تجدید و اشاعتِ اسلام کا یہ مقدس "ٹرسٹ" جماعتِ احمدیہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس بلند مقصد سے عہدہ برآ ہونے کے لئے قربانی، ایثار اور انتھک محنت کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے یہ کانفرنس منعقد کی گئی ہے۔

محترم امیر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کا خاص طور پر تذکرہ کیا۔ اِس ضمن میں آپ نے گیمبیا کے گورنر جنرل الحاج سنگھاٹے صاحب کی اس درخواست کا بھی ذکر کیا جس میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی مستعمل کپڑے کے ٹکڑے کی استدعا کی تھی۔ آپ نے بتایا کہ گورنر جنرل صاحب سیرالیون کی اس کانفرنس میں موجودگی بھی اس پیشگوئی کا ایک ظہور ہے جو ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام

استقبالیہ خطبے کے اختتام پر امیر محترم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔ حضور کا پیغام ان مبارک الفاظ میں تھا:۔

"احباب کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ یہ اجتماع آپ کے لئے بابرکت ثابت کرے اور آپ کو یہ دن دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ عظیم الشان مقاصد اور فتوحات عظیم الشان قربانیاں چاہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اسلام کی فتح اور غلبہ کے جو وعدے فرمائے ہیں ان کے مطابق اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن قریب ہیں۔ اس لئے اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل کرنے کے لئے کثرت سے دعائیں کرو کہ اس کی مدد اور تائید کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ خلافت اور نظامِ سلسلہ کا احترام اپنے اور اپنے بچوں کے دلوں میں ہمیشہ قائم رکھو اور متحد اور متفق ہو کر اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے کے لئے ہر آن کوشاں رہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپکے اخلاص میں برکت دے۔ اور آپ کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کا بلاتمیز مذہب و ملت خادم بنایا ہے۔ سب سے ہمدردی اور غم خواری سے پیش آئیں اور فتنہ و فساد سے بچیں۔ حکومتِ وقت سے پورا تعاون کریں اور ملک کی ترقی کے لئے ہر آن کوشاں رہیں۔"

احباب نے حضور کے پیغام کو ہمہ تن گوش ہو کر سُنا۔ اس موقع پر حضور اقدس کے پیغام کی کاپیاں بھی سامعین میں تقسیم کی گئیں۔

پیغام کی سماعت کے بعد پروگرام کے مطابق مکرم محمد ہادی صاحب نے "مسلم شہری کے فرائض" کے موضوع پر مقالہ پڑھا جس میں آپ نے قرآن مجید کی آیات اور احادیث کی روشنی میں فرد پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا ذکر کیا جو اسے ایک صحت مند معاشرے کا بہترین مسلم شہری بناتی ہیں۔ (باقی)

درخواستِ دعا:۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کی آنکھوں میں موتیا اتر آیا ہے۔ مورخہ ۱۱ اپریل کو گوجرہ ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کی بینائی بحال فرمائے۔

(محمد اعظم ملک بیت الفرید دارالعلوم غربی۔ ربوہ)

دفترِ سوم کی کامیابی ایک باقاعدہ مہم چاہتی ہے

تحریکِ جدید کے دفترِ سوم کا اب چوتھا سال گزر رہا ہے۔ اپریل ۶۶ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس نئے دفتر کا اجراء فرمایا تھا اور اس دفتر کو بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ مبارک سے منسوب کرنے کے لئے حضور نے اس کی تاریخ اجراء یکم نومبر ۶۵ء مقرر فرمائی تھی اور ارشاد فرمایا تھا:۔

"جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعے نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفترِ سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔"

حضورِ اقدس کے اس ارشاد کے پیشِ نظر تمام جماعتوں سے گزارش ہے کہ وہ اس مہم کو کامیاب کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش فرمائیں حتیٰ کہ کوئی احمدی جوان۔ بوڑھا۔ بچہ اس سے باہر نہ رہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"اے اللہ تُو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں۔"

(وکیل المال اول تحریکِ جدید)

الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب امروہی کی وفات

ربوہ۔ الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب امروہی ابن مکرم محمد احمد صاحب امروہی ۳۰ مارچ ۱۹۶۹ء بروز اتوار پونے پانچ بجے صبح ربوہ میں بعمر ۳۵ سال وفات پا گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ اسی روز بعد نماز ظہر اڑھائی بجے کے قریب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کے علاوہ مجلس مشاورت کے نمائندگانِ کرام نے بھی بہت کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بعدہٗ جنازہ بہشتی مقبرہ لیجا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا مرحوم کے نانا محترم حافظ عبدالسمیع صاحب امروہی نے کرائی۔

مرحوم بہت نیک۔ مخلص۔ پابندِ صوم و صلوٰۃ اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ تین سال تک مکہ معظمہ میں بھی مقیم رہے اور تین دفعہ حج بیت اللہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم کی ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(لطیف احمد منصوری۔ لاہور)

آہ محترم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم و مغفور

مکرم جناب ملک حبیب الرحمان صاحب ربوہ

میرے بہنوئی چوہدری محمد حسین صاحب (پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے والد) مورخہ ۷ اپریل ۱۹۶۹ء صبح ۸ بجے جناح میڈیکل ہسپتال کراچی میں وفات پاکر ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بوائیجاب ضلع جھنگ کے رہنے والے تھے۔ اور ہم فیض اللہ چک نزد قادیان کے۔ آپ راجپوت بھٹی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ہم ککے زئی۔ یہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی کی برکت ہے کہ اس نے ہمیں خاندانی۔ قومی اور گروہی عصبیت کی لعنت سے پاک کرکے بھائی بھائی بنا دیا اور جونہی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ہمارے بزرگ والد حضرت حافظ نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس رشتہ کی تحریک ہوئی۔ آپ نے بلا کسی عذر رشتہ طے کر دیا۔ حالانکہ ہمیں اس سے قبل مرحوم و مغفور کے ساتھ یا ان کے خاندان کے ساتھ ذاتی طور پر کوئی واقفیت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ نے بھی محض اپنے فضل و کرم سے اس پاک تعلق کے نتیجہ میں ایسے عمدہ نتائج مرتب فرمائے اور ایسے میٹھے پھل عطا کئے کہ شاید و باید۔ اس شادی کا پہلا پھل محترم عزیزم پروفیسر عبد السلام صاحب کے وجود با جود میں ظاہر ہوا۔ جو علاوہ اپنی تعلیمی قابلیت اور حب الوطنی کے سادگی۔ سلسلہ سے مضبوط تعلق اور خلافت سے وابستگی اور سعادتمندی میں اپنی مثال آپ ہیں) اس کی تفصیل اخبارات میں دوست ملاحظہ فرماتے ہی رہتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں اخبارات میں عزیزم کے اس ٹرسٹ کا ذکر شائع ہوا ہے۔ جو آپ نے ہونہار پاکستانی طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے سلسلہ میں وظائف .... دینے کے لئے اس ڈیڑھ لاکھ کی خطیر رقم سے قائم کیا ہے جو آپ کو انعام کے طور پر ملی تھی۔ حالانکہ آپ کو اپنی ضروریات کیلئے اس کی اشد ضرورت تھی۔ لیکن آپ نے حب الوطنی عزبا پروری اور علم دوستی پر اپنی اور اپنے خاندان کی ضرورت کو قربان کر دیا۔ اور

فی زمانہ وہی شخص ایسا کر سکتا ہے۔ جس کا دل اللہ تعالیٰ کے بندوں کی ہمدردی میں گداز ہو چکا ہو۔ اللہ تعالیٰ عزیز کے اس نیک کام میں برکت پر برکت ڈالے اور خود ہی اُن کا اور ان کے خاندان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

بھائی محمد حسین صاحب مرحوم محکمہ تعلیم کے ایک معمولی سے عہدہ پر فائز تھے۔ پہلے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے ہیڈ کلرک رہے) اور مابعد ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز کے دفتر کے سربراہ مقرر ہوئے۔ احباب جانتے ہیں کہ چند سال پہلے اس عہدہ کی تنخواہ ۱۰۰ روپے ماہوار سے بھی کم تھی اور آپ پر ایک بڑے کنبے کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بوجھ تھا ان عہدوں پر لوٹ کھسوٹ کے مواقع قدم قدم پر نکلتے ہیں۔ لیکن آپ کا دل اللہ کے خوف اور محبت سے اس قدر لبریز تھا کہ آپ نے ایسے مواقع کو ہمیشہ ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ اس لمبا عرصہ ملازمت میں آپ نے ہمیشہ اعلیٰ درجہ کی دیانتداری کا مظاہرہ کیا بھوک برداشت کی معمولی کھانا کھایا۔ موٹا جھوٹا کپڑا خود بھی پہنا اور بچوں کو بھی پہنایا۔

بیوی اور لڑکیوں نے ساری عمر کسی گھر یلو ملازمہ کا منہ نہیں دیکھا۔ لیکن کسی مشتبہ اور حرام شے کو ہاتھ تک نہیں لگایا میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے اس اعلیٰ کردار کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر نوازا۔ کہ آپ کے ساتوں کے ساتوں بیٹے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے اور انہوں نے والدین کی اطاعت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھلایا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے بدلہ میں ڈھیروں ڈھیر دولت ان کے قدموں میں لا ڈالی۔ اگر ہم سب اسی ایک مثال پر ہی عمل کریں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے بے شمار نمونے دیکھیں۔

ایک دوسری بات جو میرے ذوق کے مطابق ان کی اولاد کی دینی و دنیاوی ترقیات کا باعث ہوئی یہ ہے کہ جب ملتان میں احمدیت کی مخالفت زوروں پر تھی۔ اس وقت جماعت ملتان شہر اندرون حرم گیٹ کی ایک ایسی مسجد میں نمازیں ادا کرتی تھی۔ جو ایک وفات یافتہ احمدی دوست کی ملکیت تھی اور اس وقت ان کے خاندان کے افراد عام مخالفت کے دباؤ کے تحت اس مسجد کو جماعت سے واپس لینا چاہتے تھے اور احمدی نمازیوں کو دھمکیوں سے مرعوب کرتے تھے۔ ایسے نازک وقت میں جبکہ لوگ بالعموم گھبرا جاتے ہیں۔ ہمارے یہ خدا رسیدہ بھائی صاحب ایک نڈر پہلوان کی طرح اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو ایک میل کی مسافت طے کروا کر بلا خوف و خطر تنگ گلیوں سے گذر کر اسی مسجد میں نماز کے لئے اور خصوصیت سے عشاء اور صبح کی نمازیں ادا کرنے کے لئے جاتے تھے۔ اس وقت کے حالات کے مدنظر گویا وہ ہر روز اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی اولاد کی قربانی پیش کرتے تھے کاش ہم اور ہمارے بچے اس ایک مثال سے ہی نماز باجماعت ادا کرنے کی اہمیت کو سمجھیں

تیسری چیز جس سے انہوں نے اور ان کی اولاد نے فائدہ اٹھایا وہ کثرت اور تواتر سے دعائیں کرنا ہے۔ بعض دفعہ جب ان کے گھر میں کوئی بچہ سخت بیمار ہوتا اور پھر جلدی ہی تندرست ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ سے ناز کرتے ہوئے فرماتے کہ میں نے تو دعا کے ذریعہ سے اپنے اس بچہ کو گویا اللہ تعالیٰ سے دوبارہ لے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اس قدر بھروسہ تھا۔ کہ بعض دوستوں کو لکھ دیتے کہ میں نے دعا کی ہے۔ انشاء اللہ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اور اکثر ایسا ہی ہوتا

چوتھی چیز خلیفہ وقت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص تعلق قائم رکھنا۔ اور حضور کی خدمت میں کثرت سے دعا کی درخواست کرنا ہے۔

آپ صاحب رویا و کشوف تھے۔ اس کی مثالیں تو بہت ہیں لیکن ایک دو باتوں پر ہی اکتفا کروں گا۔ آپ کی شادی کو ابھی تین ماہ ہی ہوئے تھے کہ آپ نے دیکھا ایک فرشتہ ہے جو ایک خوبصورت بچہ کو ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کا عبد السلام ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ دیکھا کہ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے پاس ایک نہایت خوبصورت چوغہ ہے چوہدری صاحب نے آپ سے فرمایا۔ یہ عبد السلام کے لئے ہے۔ عزیزم عبد السلام ابھی بچہ ہی تھا۔ کہ آپ نے دیکھا کہ عزیز ایک نہایت بلند کھجور پر چڑھ رہا ہے اور اتنی بلندی پر پہنچ گیا ہے۔ کہ نظر نہیں آتا۔ یہ عزیز کے غیر معمولی بلند مقام کی طرف اشارہ تھا، غرضیکہ اللہ تعالیٰ کا سلوک اُن سے ایک فرمانبردار متقی بندے کا سا تھا،

آپ کو قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور اس کی تعلیم دینے کا بے حد شغف تھا، اسی طرح تبلیغ اور نیکی کی تلقین کرنے میں دن رات مشغول رہتے۔

غرضیکہ مرحوم بھائی صاحب میں بے شمار خوبیاں تھیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ عزیزم ڈاکٹر عبد السلام صاحب اور کئی دوسرے احباب اپنے اپنے رنگ میں ضرور ان کے حالات لکھیں گے۔

آخر میں احباب سے ایک درخواست کرتا ہوں کہ ہماری ہمشیرہ صاحبہ جو مرحوم کی اہلیہ ہیں۔ خود بھی کئی ایک عوارضات میں مبتلا ہیں۔ لیکن خاوند کی لمبی بیماری میں اپنے دکھ درد بھول چکی تھیں احباب ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے کہ جو ایک نہایت ہی دعا گو والد کی دعاؤں سے محروم ہو چکے ہیں۔ دعا فرماتے رہیں۔

آخر میں ہمارا تمام خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نوازشات کا بے حد ممنون ہے۔) کہ حضور نے محترم بھائی صاحب کی وفات کی خبر سن کر شروع سے آخر تک نہایت ہمدردی اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ اور تمام دن جنازہ کے منتظر رہے) اور بار بار دریافت فرماتے رہے اور میرے مکان پر بھی اطلاع بھجواتے رہے) اور جب جنازہ شام کے تقریباً ۴ بجے ربوہ پہنچا تو اسی وقت عزیزم ڈاکٹر عبد السلام سے لمبی ملاقات فرمائی اور عزیز کی استدعا پر ۱۰ بجے رات جنازہ پڑھایا۔ اور بہت دور تک میت کو کندھا دیا۔ اور جنازہ میں شامل ہونے والے تمام قریبی عزیزوں سے مصافحہ فرمایا۔ اور ان سے تعزیت کی۔ پھر دوسری صبح ہماری ہمشیرہ صاحبہ (اہلیہ بھائی صاحب مرحوم) اور ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کرکے تقریباً ایک گھنٹہ

بقیہ صفحہ پر

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۵۵۹

میں محمد ابراہیم ولد شیخ محمد بوٹا صاحب قوم شیخ پیشہ دوکانداری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن سکھر ضلع سکھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۲-۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

اثاثہ دکان مالیتی ......۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد ابراہیم سکھر

گواہ شد:۔ قریشی عبد الرحمان صدر موصیان سکھر۔

گواہ شد: محمد عبد الخالق ٹھیکیدار

مسل نمبر ۱۹۵۶۰

میں زینب بی بی بیوہ بابو روشن دین صاحب قوم مغل۔ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۵۰ سال، بیعت پیدائشی احمدی ساکن شہر سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۱۰-۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ...۔ ۳۲ روپے

۲۔ زیورات ایک تولہ ...۔ ۱۰۰ ''

۳۔ نقد ...۔ ۲۵۰ ''

۴۔ ذاتی سامان ...۔ ۱۵۰ ''

کل جائیداد ...۔ ۵۳۲ ''

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ زینب بی بی بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد اقبال ولد روشن دین احمدی سیالکوٹ

گواہ شد:۔ حکیم مرزا محمد حیات ٹرنک بازار سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۹۵۶۱

میں عبد البصیر ولد گروپ کیپٹن شیخ عبد الحی صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ طالبعلمی عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۲-۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت -/۱۵ روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبد البصیر

گواہ شد:۔ ایم۔ اسلم امتیاز۔ نائب سیکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل نمبر ۱۹۵۶۲

میں سعیدہ بیگم زوجہ سید سید احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۲-۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے اور بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے) -/۱۰۰۰ روپیہ

۲۔ زیور طلائی ۱/۲ تولے مالیتی -/۸۰

۳۔ مشین سلائی '' -/۶۰

کل جائیداد ...۔ ۱۱۴۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ سعیدہ بیگم۔

گواہ شد:۔ سید احمد خاوند موصیہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ۱۲

گواہ شد:۔ مبارک احمد فاروقی دفتر وصیت ربوہ

دلوں کو فتح کرنا ہمارا کام ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"چونکہ ہمارے سپرد دلوں کو فتح کرنا ہے اور مادیں کھا کر فتح کرنا ہے اسلئے زیادہ وقت اور زیادہ زور سے کام کرنے کی ضرورت ہے"۔

انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں تحریک جدید کے مطالبات پر لبیک کہیں۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے دلوں کو فتح کرنے کا کام ان پر آسان ہو جائے گا۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد محترم چوہدری گیلانی خان صاحب عرصہ سے بعارضہ رعشہ بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار (چوہدری) بشیر احمد نصرت کمیشن شاپ غلہ منڈی جڑانوالہ)

۲۔ مکرم برادرم ناصر احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ احمد نگر کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن سرگودھا سول ہسپتال میں ہوا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل اپریشن کامیاب رہا ہے۔ ابھی سول ہسپتال سرگودھا ہی میں داخل ہیں۔

پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری کافی ہو گئی ہے۔ بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد افضل بٹ دفتر صدرت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۳۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالےٰ مجھے باعزت روزگار عطا فرمائے۔

(محمد شفیع از لائلپور)

وقف عارضی کے واقفین کی فہرست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک وقف عارضی میں کم از کم دو ہفتے کا عرصہ وقف کیا جاتا ہے۔ ایسے واقفین مقررہ جماعتوں میں جاکر تعلیم قرآن پاک اور تربیت جماعت کا فریضہ سر انجام دیتے ہیں۔ دعائیں کرتے ہیں واقف کو ایک فارم وقف پُر کرنا پڑتا ہے جس کے بعد اس کے مقرر کردہ فاصلہ تک کی جماعت میں بھجوا دیا جاتا ہے واقف کو کھانے وغیرہ کا خود اہتمام کرنا پڑتا ہے۔

ذیل میں فریضہ وقف ادا کر چکنے والے واقفین کی فہرست (جو مطبوعہ فہرست الفضل ۱۷ مارچ (امان) سے آگے ہے) درج کی جاتی ہے۔ احباب جملہ واقفین کے لئے دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے اور تمام دوستوں کو بار بار وقف کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

۳۸۵	۴	مکرم	نذیر احمد صاحب۔	چک ۲/۷۷ B.ٹی	ضلع	ملتان
۳۸۶	۴	؍	ماسٹر عنایت اللہ صاحب	بورلوالہ	ضلع	ملتان
۳۸۷	۴	؍	مرزا محمود احمد صاحب	ربوہ	ضلع	جھنگ
۳۸۸	۴	محترمہ	امۃ الحفیظ عظمت صاحبہ	ربوہ	؍	؍
۳۸۹	۴	مکرم	محمد یوسف علی صاحب	چک ۳۹۰/ ڈبلیو بی	ضلع	ملتان
۳۹۰	۴	مکرم	فضل احمد صاحب	بستی عبد اللہ	ضلع	رحیم یارخان
۳۹۱	۴	مکرم	حافظ غلام محمد صاحب	چک ۶۵/ ٹی ڈی اے	؍	
۳۹۲	۴	؍	چوہدری فضل احمد صاحب ایڈووکیٹ	لیہ	؍	مظفر گڑھ
۳۹۳	۴	؍	عبد الصمد صاحب	لیہ	؍	؍
۳۹۴	۴	؍	نواب الدین صاحب	پڈال	؍	سیالکوٹ
۳۹۵	۴	؍	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	خاناں میانوالی		؍
۳۹۶	۴	؍	قاضی عزیز احمد صاحب	ربوہ	ضلع	جھنگ
۳۹۷	۴	؍	محمد عبد اللہ صاحب	ربوہ	؍	؍
۳۹۸	۴	؍	چوہدری نور حسن صاحب	چک ۲۹۷/ ج ب	؍	لائل پور
۳۹۹	۴	؍	میاں دل محمد صاحب	پنڈوری	؍	شیخوپورہ
۴۰۰	۴	؍	بشیر احمد صاحب	چک ۱۴	؍	؍
۴۰۱	۴	؍	عبد الباری صاحب	چک ۱۴	؍	؍
۴۰۱	۴	؍	چوہدری نصیر احمد صاحب	چک ۱۴۵/ ۱۰۔R	؍	ملتان
۴۰۲	۴	؍	نور محمد صاحب	چک ۵۴۳/ E.B	؍	ملتان
۴۰۴	۴	؍	محمد عظیم صاحب	ربوہ	؍	جھنگ
۴۰۵	۴	؍	محمد صدیق صاحب	ربوہ	؍	؍
۴۰۶	۴	؍	فیض احمد صاحب	چک ۱۶۰/ مراد	؍	بہاولپور
۴۰۷	۴	؍	فضل دین صاحب	باڑیانوالہ	؍	شیخوپورہ
۴۰۸	۴	؍	محمد سلیم صاحب	دنیاپور	؍	ملتان
۴۰۹	۴	؍	مظفر احمد صاحب	؍	؍	؍
۴۱۰	۴	؍	بشارت احمد صاحب چیمہ	کنری	؍	تھرپارکر
۴۱۱	۴	؍	نبی بخش صاحب	مجاہد آباد کالونی	؍	ڈیرہ غازی خان
۴۱۲	۴	؍	عبد الرحمن صاحب	ڈیرہ غازی خان		؍
۴۱۳	۴	؍	مستری فتح محمد صاحب	پنج ند	ضلع	کیمبل پور
۴۱۴	۴	؍	ملک اولیاء خان صاحب	؍		؍
۴۱۵	۴	؍	محمد ابراہیم صاحب	چوہڑکانہ	ضلع	شیخوپورہ
۴۱۶	۴	؍	مولوی محمد اسحٰق صاحب	لکھریپر	؍	لاہور
۴۱۷	۴	؍	حفیظ الرحمن صاحب	کراچی		
۴۱۸	۴	؍	سید نعیم شاہ صاحب	چنیوٹ	ضلع	جھنگ
۴۱۹	۴	محترمہ	اہلیہ صاحبہ مکرم سید نعیم شاہ صاحب	چنیوٹ	ضلع	جھنگ
۴۲۰	۴	مکرم	چوہدری محمد رفیع صاحب	چک ۳۳ جنوبی	ضلع	سرگودھا
۴۲۱	۴	مکرم	غلام حضور صاحب	چک ۳۱۲ ج ب	؍	لائل پور
۴۲۲	۴	مکرم	خواجہ عبد الکریم صاحب خالد	گوجرہ	؍	؍
۴۲۳	۴	مکرم	چوہدری محمد اسماعیل صاحب	چک ۸۹ ج ب	؍	؍
۴۲۴	۴	؍	بشیر احمد صاحب	؍	؍	؍
۴۲۵	۴	؍	شیخ ناظر حسین صاحب	چک ۱۳۳۔ ج ب	؍	؍
۴۲۶	۴	؍	حفیظ احمد صاحب	چک ۵۶۵۔ گ ب	؍	؍
۴۲۷	۴	؍	محمد مسعود الحسن نوری صاحب	لائل پور		
۴۲۸	۴	؍	چوہدری بشیر محمد صاحب	رلیوکے	ضلع	سیالکوٹ
۴۲۹	۴	؍	نعمت اللہ صاحب	ربوہ	ضلع	جھنگ
۴۳۰	۴	؍	عبد الکریم صاحب	۳/ D.A	؍	سرگودہا
۴۳۱	۴	؍	مرزا منیر احمد صاحب	چک ۳۹/ D.A	؍	سرگودہا
۴۳۲	۴	؍	سردار احمد صاحب	؍	؍	؍
۴۳۳	۴	؍	ماسٹر عبد المنان صاحب	آہیر لوالہ	؍	؍
۴۳۴	۴	؍	عبد الحق صاحب	کھیوہ	؍	سیالکوٹ
۴۳۵	۴	؍	رحمت اللہ صاحب	گھنوکے ججہ	؍	؍
۴۳۶	۴	؍	مراد علی صاحب	کوٹ آغا	؍	؍
۴۳۷	۴	؍	عبد السلام صاحب	ڈنڈپور	؍	؍
۴۳۸	۴	؍	عبد اللہ خان صاحب	؍	؍	؍
۴۳۹	۴	؍	صوفی محمد اسمٰعیل صاحب	چونڈہ	؍	؍
۴۴۰	۴	؍	سعید احمد صاحب	رسول	؍	گجرات
۴۴۱	۴	؍	محمد صدیق صاحب	نصر اللہ پور	؍	؍
۴۴۲	۴	؍	محمد شفیع صاحب	چونڈہ	؍	سیالکوٹ
۴۴۳	۴	؍	سردار یعقوب صاحب	دار الیمن ربوہ	؍	جھنگ
۴۴۴	۴	؍	محمد خان صاحب	مغلپورہ	؍	لاہور
۴۴۵	۴	؍	عارف محمد صاحب	ربوہ	ضلع	جھنگ
۴۴۶	۴	؍	رانا حمید اللہ خان صاحب	خوشاب	؍	سرگودہا
۴۴۷	۴	؍	محمد امیر خان صاحب	چکلالہ	؍	راولپنڈی
۴۴۸	۴	؍	احمد دین صاحب مہاجر	رام باڑی	؍	میرپور
۴۴۹	۴	؍	وسیم احمد صاحب	راولپنڈی		
۴۵۰	۴	؍	قریشی نثار احمد صاحب وکیل	راولپنڈی		
۴۵۱	۴	؍	مرزا عبد الحق صاحب	؍		
۴۵۲	۴	مکرمہ	راجہ بشریٰ صاحبہ	ربوہ	ضلع	جھنگ
۴۵۳	۴	؍	رضیہ بیگم صاحبہ	رحمن آباد دربانوی	؍	نوابشاہ
۴۵۴	۴	مکرم	چوہدری چراغ الدین صاحب	بھڈال	؍	سیالکوٹ
۴۵۵	۴	؍	شیخ عنایت اللہ صاحب	آصف آباد		حیدر آباد
۴۵۶	۴	مکرمہ	ریحانہ سعید صاحبہ بنت سعید عالمگیر صاحب	ربوہ	ضلع	جھنگ
۴۵۷	۴	مکرم	محمد شریف صاحب	چک ۲۴/ ۲۔ایل	؍	ساہیوال
۴۵۸	۴	؍	محمد شریف صاحب	شریف کنڈپو	؍	ساہیوال
۴۵۹	۴	مکرمہ	رشیدہ بیگم صاحبہ	چک ۳۵ جنوبی	؍	سرگودہا
۴۶۰	۴	مکرم	نصیر احمد صاحب سنوری	اکال گڑھ		راولپنڈی
۴۶۱	۴	مکرمہ	بشریٰ شاہدہ صاحبہ	ربوہ	ضلع	جھنگ
۴۶۲	۴	مکرم	محمد بخش صاحب	جل بھٹیاں	؍	؍
۴۶۳	۴	؍	مبارک احمد صاحب	راولپنڈی		
۴۶۴	۴	؍	عبد العلیم صاحب	نوشہرہ ککے زئیاں	؍	سیالکوٹ
۴۶۵	۴	؍	محمد دین صاحب	گرمولہ ورکاں	؍	گوجرانوالہ
۴۶۶	۴	؍	مشتاق احمد صاحب	گرمولہ ورکاں	؍	گوجرانوالہ
۴۶۷	۴	مکرمہ	فاطمہ بیگم صاحبہ جمیلی لاج دار الرحمت وسطی ربوہ		؍	جھنگ
۴۶۸	۴	مکرم	مسعود احمد صاحب انچارج ڈیری فارم	پشاور		

(باقی)

قرآن کریم حکم دیتا ہے کہ ماپ تول اور وزن درست ہونا چاہیئے

ایک تاجر دھوکہ کے ذریعہ جو مال کماتا ہے وہ اسلام کی رُو سے حرام مال ہوتا ہے

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ صنعت و تجارت کے قرآنی احکام کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اسلام کہتا ہے کہ تم علم کو صرف اپنی ذات تک محدود نہ رکھو بلکہ اسے وسیع کرو اور دوسرے لوگوں میں بھی پھیلاؤ، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض علم اور بعض پیشے ایسے ہیں جن میں ایک حد تک اور ایک وقت تک اخفا جائز ہوتا ہے مگر ہمیشہ کے لئے اخفا جائز نہیں ہوتا۔ یورپ میں ادویہ کو پیٹنٹ کرانے کا ایک نہایت ہی مفید طریق جاری ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایجاد کرے تو چالیس سال تک وہ اس سے فائدہ اٹھانے کا حق رکھتا ہے اس دوران میں ہم کسی کو یہ اجازت نہیں دیں گے کہ وہ اس کی نقل کرے لیکن چالیس سال کے بعد اجازت ہونی چاہیئے کہ سب لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ایک بہت ہی اچھا طریق ہے جو یورپ والوں نے ایجاد کیا ہے کہ کچھ وقت موجد کو دے دیتے ہیں کہ وہ اس میں اپنی ایجاد سے فائدہ اٹھائے اور پھر ساری دُنیا میں اس کو پھیلا دیتے ہیں تاکہ اور لوگ بھی اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں تو اٹھائیں اسی طرح صناع اور تاجر اگر اپنی صنعت اور تجارت کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی یہ پیشے سکھادیں یا ان پیشوں کے سیکھنے میں ان کی مدد کریں تاکہ دوسرے شہروں یا دوسرے ملکوں میں بھی صنعت و حرفت اور تجارت کو فروغ حاصل ہو تو یہ بھی ایک رنگ کی زکوٰۃ ہوگی۔ جو ان کی تجارت اور صنعت کو پاک کرنے کا ذریعہ بن جائے گی۔ غرض تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى میں تجارتی کمیٹیاں اور صناعوں کی کمیٹیاں بھی شامل ہیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کے مال فروخت کرنے میں مدد دیں اور ایک دوسرے کی تجارتوں کے فروغ میں مدد دیں، مسلمان عموماً تجارت میں اسی لئے نقصان اٹھاتے ہیں کہ ان کی تجارتوں کو نہ دوسرے تجار سے مدد ملتی ہے اور نہ گاہکوں سے اس کے بالمقابل ہندو تاجروں کو دونوں طرف سے مدد ملتی ہے اور وہ کامیاب ہوجاتے ہیں۔

ایک اصل جو قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے اور جس کو مدنظر رکھنا ہر وقت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ

حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ (البقرۃ ع)

یعنی جس کام میں بھی تم لگے ہوئے ہو تمہارے سامنے صرف ایک ہی مقصد رہنا چاہیئے اور وہ یہ کہ دین کے غلبہ اور ترقی کے لئے تم نے کوشش کرنی ہے پس اگر کوئی شخص تجارت کرتا ہے یا صنعت و حرفت اختیار کرتا ہے تو اسے ہر وقت یہ اصول اپنے سامنے رکھنا چاہیئے اس اصول کے ماتحت اگر کوئی شخص اپنی تجارت یا اپنی صنعت کو اسلام کی شوکت اور اس کے غلبہ کا ذریعہ بناتا ہے تو وہ دنیا نہیں کماتا بلکہ دین کماتا ہے خواہ وہ اپنی تجارت اور صنعت کے ذریعہ لاکھوں روپے ہی کیوں نہ کما رہا ہو۔

ایک اور حکم قرآن کریم یہ دیتا ہے کہ ماپ تول اور وزن درست ہونا چاہیئے۔ تاجروں میں بالعموم یہ خرابی پائی جاتی ہے کہ جائز طور پر مال کمانے کے علاوہ وہ ماپ اور تول میں ضرور کچھ نہ کچھ کمی کر دیتے ہیں۔ پہلے تو وہ صرف ڈنڈی مارا کرتے تھے مگر اب کئی قسم کے بٹے بنائے گئے ہیں پہلے بھی جب اسلام میں تجارت کا زور تھا لوگوں میں یہ نقص پیدا ہوگیا تھا۔ چنانچہ پُرانی کتب میں بھی ذکر آتا ہے کہ اُس زمانہ میں تین قسم کے بٹے ہوا کرتے تھے۔ ایک لینے کے لئے ایک دینے کے لئے اور ایک افسروں کو دکھانے کے لئے۔ پس پہلے بھی یہ نقص تھا مگر اس زمانہ میں اس نقص نے بہت بڑی وسعت اختیار کرلی ہے۔ اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ مومن کو چاہیئے کہ وہ تول اور ماپ میں کسی قسم کی کمی نہ کرے جب کوئی چیز لے تو تول کر لے اور جب کوئی چیز دے تو تول کر دے۔ کسی قسم کی دھوکہ بازی اور فریب اسلام میں جائز نہیں۔ اگر کوئی تاجر یا صناع ایسا کام کرتا ہے تو اس کا کام محض دنیا داری ہے اور وہ خدا تعالےٰ کی خوشنودی کا موجب نہیں بلکہ اس کی ناراضگی کو بھڑکانے کا موجب ہے۔ جب وہ اس قسم کے دھوکہ کے بعد کوئی مال کماکر اپنے گھر میں لاتا ہے۔ تو وہ حرام مال ہوتا ہے اور وہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے چوری اور ڈاکہ سے حاصل کیا ہوا مال ہے"

(تفسیر کبیر سورۃ النور صفحہ ۳۴۳، ۳۴۴)

درخواست دعا

بروز پیر ۱۲؍ شہادت کو میری ہمشیرہ عزیزہ قمر النساء اور بہنوئی مکرم حامد احمد صاحب لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہورہے ہیں خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر بزرگان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں زیادہ سے زیادہ دینی و دنیوی ترقیات سے نوازتا رہے آمین۔ (ظفر احمد سرور متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ) ابن چوہدری خلیل احمد صاحب وکیل المال

ہمارے انصار اللہ بھائی توجہ فرمائیں

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

"کوشش تو ہماری یہ ہونی چاہیئے کہ ہم اپنی ترقی کے قدم کو بڑھاتے چلے جائیں اور قربانیوں کے نئے نئے رستے سوچیں تاکہ ہمیں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل ہو نہ یہ کہ جو رستے ہمارے سامنے آئیں ان پر بھی چلنے کی ہم کوشش نہ کریں"

تحریک جدید کی ترقی کے پیش نظر انصار بھائیوں کے لئے حال ہی میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک معین راستہ بیان فرمایا ہے۔ لہٰذا انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں نہ صرف کہ خود بڑھ چڑھ کر حصہ لیں بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک کریں اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے خاص الخاص انعامات کے وارث ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

اگر کسی مجلس کو طریق کار کی وضاحت مطلوب ہو تو وہ دفتر ہذا سے رجوع فرمائے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

سال رواں کی سہ ماہی دوم کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۳۰؍۶؍۶۸ بروز جمعہ برائے ربوہ، ۲۸؍۶؍۶۸ بروز اتوار برائے بیرون جات منعقد ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے :۔

معیار اوّل

۱۔ رسالہ الوصیت، ۲۔ والدین اور اولاد کے حق میں قرآنی دعائیں

۳۔ وضو اور اذان کے بعد کی دعا۔

معیار دوم

۱۔ رسالہ الوصیت کا مضمون زبانی ۲۔ قرآنی دعائیں متعلقہ والدین اور اولاد زبانی

۳۔ وضو اور اذان کے بعد کی دعائیں زبانی۔

یہ دعائیں مجلس کے کتابچہ "ضروری ہدایات" میں درج کر دی گئی ہیں۔

تمام اراکین سے گزارش ہے کہ وہ اس امتحان کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(نوٹ: رسالہ الوصیت الشرکۃ الاسلامیہ سے پچیس پیسے میں مل سکتا ہے)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۴؍ اپریل بروز بدھ ۹ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ل ۵۲۰۰

(بقیہ صفحہ ۵)

گفتگو فرماتے رہے اور آئندہ کے لئے ہدایات سے نوازتے رہے اور سب سے بڑھکر یہ کہ مرحوم کی تربیتی اور تبلیغی خدمات کی وجہ سے مرحوم کو قطعہ مبشرین میں دفن کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضور کو تا دیر سلامت رکھے اور اسلام کا غلبہ مقدر کے انتہائی مقدر فرمائے۔ (آمین)